© rasailojaraid.com

باقی سب حضرات جنھوں نے سیمینار میں حصہ لیا مقامی حضرات تھے ان میں ہندو مسلمان اردو اور فارسی کے شعبوں کے علاوہ ہندی اور سنسکرت، فلسفہ، ریاضی اور کشمیری زبان اور بعض اور شعبوں کے حضرات اساتذہ، اور طالبات وطلبہ شامل تھے۔ یہ دیکھکر بڑی خوشی ہوئی کہ ان حضرات نے جو مقالات پڑھے یا بحث میں حصہ لیا اوس سے معلوم ہوتا تھا کہ ان کا اقبال اور اقبالیات کا مطالعہ وسیع اور ناقدانہ بصیرت کے ساتھ ہے، اقبال کا کلام رنگ ونسل ومذہب اور قومیت و وطنیت کی حدبندیوں سے گذر کر پوری انسانیت کے لئے ایک پیغام عبرت و بصیرت ہے۔ چنانچہ کشمیر کے بچہ بچہ کی زبان پر اقبال کا نام اور اوس کے اشعار ہیں اور ہر شخص کو اقبال کے ساتھ والہانہ محبت اور گرویدگی ہے، یہی وجہ ہے کہ پورے ہندوستان میں کشمیر یونیورسٹی کو یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ اوس نے ایک اقبال پروفیسر کا تقرر کیا ہے۔ اس سیمینار میں میرا مقالہ "اقبال اور تصوف" پڑھا جو مقالات کی پہلی ہی نشست میں سب سے پہلے پڑھا گیا اور اس پر بڑا عمدہ، دلچسپ اور بصیرت افروز مذاکرہ ہوا۔

دوسرا سیمینار ۱۹ر کی صبح کو ٹریننگ کالج میں شروع ہوا تو اب میں کشمیر یونیورسٹی کے گسٹ ہاؤس سے ممبران اسمبلی کے ہوسٹل میں منتقل ہوگیا جو ٹریننگ کالج کے قریب ہی ہے اور جہاں تمام مندوبین کے قیام وطعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ مندوبین میں ظاہر ہے دارالعلوم دیوبند کے اکابر علماء اور اساتذہ کا تو ایک بڑا گروہ شامل تھا ہی ان کے علاوہ علی گڈھ اور دہلی کے اور خود کشمیر کے متعدد ارباب علم اور اساتذہ بھی شریک تھے، سیمینار کا افتتاح حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند کی صدارت میں جناب شیخ محمد عبداللہ کی فاضلانہ تقریر سے ہوا جس میں موصوف نے کشمیر کے تاریخی پس منظر میں حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی اہم شخصیت اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس افتتاحی اجلاس میں کشمیر کے اعیان واکابر اور خواتین کا عظیم اجتماع تھا۔ پورا ہنڈال بھرا ہوا تھا افتتاحی تقریر کے بعد صدارتی تقریر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوئی جو بڑی جامع اور فاضلانہ تھی - اس کے بعد حسب پروگرام راقم الحروف نے اپنا مقالہ "حضرت شاہ صاحب" ایک عہد آفرین شخصیت پڑھا۔ اس افتتاحی اجلاس کے ختم ہونے کے بعد ۱۲ر کی صبح تک نشست صبح وشام دونوں وقت ہوتی رہی جن میں حضرات ذیل نے بڑے عمدہ اور معلومات افزا مقالات پڑھے: مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی، مولانا قاضی زین العابدین، مولانا سید احمد رضا بجنوری، مولانا حامد الانصاری غازی مولانا اخلاق حسین قاسمی، مولانا انظر شاہ کشمیری۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن گنوری ڈاکٹر نثار احمد فاروقی، محمد عبداللہ سلیم، مولوی محمد عثمان ایم۔ اے، مولوی سید محمد ازہر شاہ قیصر کشمیری ان کے علاوہ کشمیر کے بعض ارباب علم نے بھی بہت اچھے مقالات پڑھے۔ ایک نشست میں نائب وزیر اعلیٰ جناب مرزا افضل بیگ نے بھی بڑی ولولہ انگیز اور عمدہ تقریر کی۔ اعیان کشمیر مولانا مسعودی، میر واعظ، مولانا محمد فاروق، مفتی جلال الدین، مفتی محمد بشیر الدین، جناب غلام رسول ڈار نے بہت سرگرم حصہ لیا اور تینوں دن صبح سے شام تک مصروف رہے۔ سیمینار کی مفصل روداد انشاء اللہ برہان میں جلد شائع ہوگی۔

سیمینار میں مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کی وفات حسرت آیات کی اطلاع ملی اور واپسی میں جناب قاری محمد یعقوب صاحب (کراچی) کے حادثہ انتقال کا علم ہوا تو سخت صدمہ اور ملال ہوا رحمہما اللہ رحمۃ واسعۃ" اکتوبر اور نومبر میں بعض ضروری علمی کاموں میں میں اس درجہ مصروف رہا ہوں کہ برہان کی طرف بالکل توجہ نہیں کر سکا۔ یہ نظرات لکھنے کے لئے بھی بڑی مشکل سے وقت نکال سکا ہوں آئندہ انشاء اللہ "وفیات" کے زیر عنوان مرحوم بزرگوں کا تذکرہ ہوگا۔

© rasailojaraid.com